ہفتہ وار رسالہ: 333
WEEKLY BOOKLET: 333

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ بنام

کاروبار کے بارے میں 13 سوال جواب

صفحات 14

02 "خریدا ہوا مال واپس نہیں ہوگا" لکھ کر لگانا کیسا؟
04 کیا ہر کاروبار کے لیے شرعی راہ نمائی ضروری ہے؟
08 بیوی مہر کی رقم شوہر کو کاروبار کے لیے دے سکتی ہے؟
13 دھوبی کے پاس بھولے ہوئے کپڑوں کا حکم؟

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کاروبار کے بارے میں 13 سوال جواب (1)

دُعائے خلیفۂ عطّار: یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”کاروبار کے بارے میں 13 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے شرعی تقاضوں کے مطابق کاروبار کرنے کی توفیق دے اور اس کی والدین سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جسے کوئی مشکل پیش آئے اُسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(القول البدیع، ص414)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: جب ہم بیکری سے کوئی پیک سامان لیتے ہیں اور اُسے کھولتے ہیں تو بسا اوقات وہ خراب نکلتا ہے۔ پھر جب ہم اُسے واپس کرنے جاتے ہیں تو بیکری والے تبدیل نہیں کرتے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ دُکان پر ہی اُسے چیک کر کے لیا جائے۔ اگر گھر میں جا کر چیک کرنے کے بعد واپس کریں گے تو دُکاندار نہیں مانے گا جبکہ خریدار قسمیں کھائے گا کہ میں نے اس میں کچھ نہیں کیا، گھر جا کر کھولا تو یہ خراب نکلا تو یوں جھگڑا ہو گا۔

---

(1) . . . یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

www.dawateislami.net

خریدنے والے کو چاہیے کہ وہ دکاندار سے پوچھ لے کہ میں پیکٹ پھاڑ کر دیکھتا ہوں اگر صحیح ہوا تو لوں گا ورنہ نہیں لوں گا، اب اگر وہ اِجازت دے تو ہی پیکٹ پھاڑیں ورنہ بغیر اِجازت کے پھاڑیں گے تو جھگڑا ہو گا اور کاروبار میں ایسا اَنداز اِختیار کرنا جائز نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے جھگڑے کے اِمکانات پیدا ہوں۔

”خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا“ لکھ کر لگانا کیسا؟

(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر چیز میں عیب ہے تو بھلے خریدار نے اسے دُکان پر کھول کر نہیں دیکھا دُکاندار پر واپس لینا لازِم ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو دُکان پر نہیں کھولی جا سکتیں مثلاً جو چیزیں گفٹ پیک کے طور پر لی جاتی ہیں انہیں دُکان پر کھولنا ممکن نہیں ہوتا اور انہیں گھر پر آ کر ہی کھولنا پڑتا ہے اگر دُکان پر کھولیں گے تو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ عام طور پر مِعیاری جگہوں پر چیزوں کا خراب نکلنا کم ہی ہوتا ہے اور جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں بہت سے دُکاندار یہ لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا حالانکہ یہ کوئی اُصول یا ضابطہ نہیں ہے بلکہ جو چیز خراب ہے وہ دُکانداروں کو واپس کرنا ہی ہوگی۔ اگر دُکاندار واپس نہ کرنا چاہیں تو اپنی طرف سے براءت ظاہر کرتے ہوئے گاہک کو کہہ دیں کہ یہ چیز جیسی بھی ہے اسے ابھی دیکھ لو بعد میں واپس نہیں ہوگی، مگر یہ جو لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا یہ شرعی اِعتبار سے دُرُست نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 2/64)

سوال: میں ایک دُکان پر کام کرتا ہوں، کبھی کبھار ہماری دُکان پر گاہکوں کا اتنا رَش ہو جاتا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ پاتا تو ایسی صورت میں جماعت کا چھوڑنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اگر جماعت کا وقت ہوگیا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گاہکوں کی بھیڑ کے عِلاوہ اور کوئی رُکاوٹ نہیں ہے تو یہ جماعت چھوڑنے کے لیے شرعی عُذر نہیں ہے، گاہکوں کو چھوڑ کر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ اگر کوئی گاہک کی وجہ سے جماعت چھوڑے گا تو گُناہ گار ہوگا۔ گاہک چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے ذریعے اگر حرص و لالچ کی کاٹ نہیں ہوگی تو پھر کس کے ذریعے ہوگی؟ یاد رکھیے! ایسی نوکری بھی جائز نہیں ہے جس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کیا جاتا ہو یا وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں رُکاوٹ بنتی ہو۔ البتہ اگر نوکری کسی ایسے مقام پر ہے کہ جہاں کوئی ایسی مسجد نہیں ہے کہ جس میں باجماعت نماز پڑھی جاسکے تو اس صورت میں اگر کسی نے وقت کے اندر اندر مکروہ وقت سے پہلے نماز پڑھ لی تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/65)

سوال: کاروباری ضرورت یا رقم کی حفاظت کے لئے بینک میں اکاؤنٹ کھلوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کرنٹ (Current) اکاؤنٹ کھلوا سکتے ہیں، سیونگ (Saving) اکاؤنٹ کھلوانے سے عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس پر سُود بنتا ہے۔

(چندے کے بارے میں سوال جواب، ص49) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/342)

سوال: اگر کاروبار میں بار بار نقصان ہوتا جا رہا ہو تو اِس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

جواب: نفع نقصان اللہ پاک کے اِختیار میں ہے۔ بعض اَوقات آزمائش اور اِمتحان بھی ہوتا ہے اور کبھی اپنی کوتاہی بھی ہوتی ہے۔ عموماً عوام یہ سمجھتی ہے کہ کسی نے بندِش یا جادُو کر دیا ہے، ایسے لوگ ہر بات میں جادُو، جن اور اَثرات جیسی چیزیں نکال لیتے ہیں، ایسا ضروری نہیں ہے، کیونکہ سب لوگ فارِغ تھوڑی بیٹھے ہیں کہ جادو ہی کرتے رہیں گے۔ اگر کاروبار میں نقصان ہو رہا ہو تو اُس کے لئے جِدّ و جُہد (محنت) کریں، اللہ پاک سے توبہ کریں، تِلاوت کریں، نمازیں پڑھیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعائیں کریں اور روزی میں برکت والے اَوراد و وظائف

www.dawateislami.net

پڑھیں، اِن شاءَ اللہ روزی کُھل جائے گی، ترقّی ہو جائے گی اور کاروبار کا نقصان رُک جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے ”چڑیا اور اندھا سانپ“ [1] کا مُطالعہ کر لیں، اُس میں روزی میں برکت کے اچھے اچھے اَوراد دیئے گئے ہیں۔ اِن شاءَ اللہ آپ کا کاروبار کُھل جائے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/ 70)

سوال: تجارت کرنے والے بعض لوگوں کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ اپنے کاروبار کے بارے میں شرعی راہ نمائی لے لیجئے یا دارُ الافتا چلے جایئے تو وہ کہتے ہیں کہ ”نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی کسی کا پیسہ کھاتے ہیں، پوری زکوٰۃ بھی دیتے ہیں، اِس لئے ہمیں شرعی راہ نمائی لینا ضروری نہیں ہے۔“ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر میں یہ کہوں کہ ”اِس دور میں 99.9 فیصد Businessman (یعنی تاجر) ایسے ہیں جن کو Business (یعنی تجارت) کے مسائل معلوم نہیں“ تو شاید یہ مُبالغہ نہ ہو۔ صرف باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ ”ہم تو اللہ کر رہے ہیں، ہمیں زِیادہ لالچ نہیں ہے، بچّوں کے لئے روزی روٹی کماتے ہیں بس“ حالانکہ حرام گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے اکاؤنٹ میں بھر رہے ہوتے ہیں اور اُنہیں اِس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ”میں نے کون سی شراب کی دُکان کھولی ہے، یا میں کون سا سُود کا کام کر رہا ہوں“ حالانکہ بات بات پر جھوٹ بول رہے ہوتے اور دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اِن چیزوں کو یہ Serious

---

[1] ... **”چڑیا اور اندھا سانپ“** یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی تصنیف ہے جس کے 33 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں فقر کی تعریف، فقر کی فضیلت پر اَحادیثِ کریمہ، حاجت چُھپانے کی فضیلت، تنگدستی کے اَسباب اور اس سے نجات حاصل کرنے کا عِلاج، رِزق میں بَرَکت کا وظیفہ اور اِس کے علاوہ دیگر کاروباری مُعامَلات میں آسانی کے نسخے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

www.dawateislami.net

(سنجیدہ) ہی نہیں لیتے، سمجھتے ہیں کہ ”کاروبار میں یہ سب چلتا ہے، اِن چیزوں کے بغیر کاروبار کیسے ہو گا! جھوٹ نہ بولو تو چیز بکتی ہی نہیں ہے“ نَعُوْذُ بِاللہ! یہ شیطان کا بنایا ہوا ذِہن ہے۔ جب یہ حال ہو گا تو برکت کیسے ہو گی؟ نمازوں میں دِل کیسے لگے گا؟ خشوع و خضوع کیسے آئے گا؟ رِقّت (رحم دلی) کیسے آئے گی؟ گُناہوں سے نفرت کیسے بڑھے گی؟ جو کاروباری حضرات مجھے سُن رہے ہیں وہ ”دارُ الافتاء اہلسنّت“ سے اپنے کاروبار کی Scanning (یعنی تفتیش) کروالیں، اِس کے لئے باقاعدہ حاضر ہونا پڑے گا، یا اگر حاضر ہونا ممکن نہیں تو انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے ہی رابطہ کرلیں اور اپنے کاروبار کی شرعی راہ نمائی لیں۔ اِس کے بغیر اپنے بال بچّوں کو حلال روزی کھلانا بہت مشکل ہے۔ میں نے بالکل دوٹوک اور جنرل بات کی ہے، کسی کے کاروبار پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ سب کو مسائل سیکھنے چاہئیں۔ مُلازِم ہیں تو مُلازَمت کے اور سیٹھ ہیں تو مُلازِم رکھنے اور سیٹھ بننے کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/ 623-626 ملخصاً) اگر یہ کہیں گے کہ ”یار! ہم اِس چکّر میں نہیں پڑتے“ تو قیامت کے دن بھی کہہ دینا کہ ”ہم اِس چکّر میں نہیں پڑتے۔“ نَعُوْذُ بِاللہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم میں ڈال دیا جائے۔ جب ہم دُنیا میں آئے ہیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ مسلمان ہیں تو ہمیں اللہ و رسول کے اَحکامات ماننے ہی پڑیں گے، اِس کے بغیر چھٹکارا نہیں ہے۔ جب تک کوشش نہیں کریں گے تو کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ کریم ہم کو کوشش کرنے والا بنائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/ 75)

سوال: کپڑے پر مختلف طرح کے ڈیزائن بنانے کے لئے بچے ہوئے کَٹ پیس اِستعمال کیے جاتے ہیں، کیا اس کے اِستعمال کی اِجازت ہے؟

جواب: کپڑے پر ڈیزائن بنانے کے لئے مختلف طرح کے جو رنگین کپڑے لگاتے ہیں تو ظاہر ہے وہ کسی تھان کو پھاڑ کر نکالنے سے تو رہے، بلکہ تھان میں سے بچے ہوئے کَٹ پیس یا

www.dawateislami.net

کپڑے سِلائی کرنے کے بعد جو مختلف طرح کے کَٹ پیس بچ جاتے ہیں اُن سے بنائے جاتے ہیں اور یہ دَرزی کے لئے حق اور حلال کے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو سادہ سُوٹ اچھا نہیں لگتا تو وہ اپنا شوق پورا کرنے کے لئے یہ کپڑے لگواتے ہیں۔ بہر حال! جس کپڑے سے یہ ڈیزائن بنائے جاتے ہیں اُس کے بارے میں جب تک یہ کنفرم نہ ہو کہ یہ کپڑا چوری کا ہے تو اسے لگوا سکتے ہیں۔ اگر کَٹ پیس کے بارے میں یہ طے کر لیا جائے کہ وہ چوری کے ہوتے ہیں تو پھر کَٹ پیس کا کاروبار بھی ناجائز ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اگر میں دَرزی ہوتا۔۔۔!

اگر میں دَرزی ہوتا تو شاید یہ کرتا کہ اپنے پاس ایک شاپر رکھ لیتا اور گاہک کے کپڑے کا دھاگا نکلتا یا جو کچھ بھی بچ جاتا تو وہ سب شاپر میں ڈال دیتا اور سُوٹ کے ساتھ شاپر بھی پیش کر دیتا۔ نیز ساتھ میں Dustbin (کوڑا دان) بھی رکھ لیتا، اگر اسے شاپر دیکھ کر غُصّہ آتا تو بولتا اس Dustbin میں ڈال دو پھر چاہتا تو اس کو اِستعمال کر لیتا۔ یہ میرا مزاج ہے کہ پتا نہیں اسے رکھنا چاہیے یا نہیں، اس میں خطرے کا پہلو بہت بڑا ہے کیونکہ بندے کو شرعی مسائل کی معلومات نہیں ہوتی، نفسِ امارہ یعنی سَرکَش نفس بھی ہے جو دوسرے کا حق مارنے پر اُبھارتا رہتا ہے۔

کپڑوں سے جو کَٹ پیس بچ جاتے ہیں وہ مختلف طرح کے کام میں اِستعمال کیے جاتے ہیں، شوقین قسم کے لوگ اس سے بابا سُوٹ وغیرہ بناتے ہیں، پھر یہ صفائی کرنے کے کام میں بھی آتے ہیں۔ چیزوں کو پھینکنے والا دَور چلا گیا، اب ہر چیز بِکتی ہے، پہلے تو کاغذ کی چِپیاں پریس والے پھینک دیتے تھے، پھر غریب لوگ اُنہیں وہاں سے اُٹھا لیتے اور کھانا پکاتے وقت کوئلے وغیرہ جلانے کے کام میں لاتے تھے۔ بہر حال! کوئی خوفِ خدا والا دَرزی ہو تو

اپنے پاس شاپر رکھ لے اور کپڑے میں سے بچنے والی ہر چیز اس میں جمع کر کے اس کے مالک کو دے دے۔ اور اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کی نیّت کرے کہ اس میں نیک نامی ہو گی اور لوگوں کا اِعتِماد بھی بحال ہو جائے گا۔

ہر دَرْزی کپڑا چوری نہیں کرتا

معاشرے میں ایک مُحاوَرہ بن گیا ہے کہ "جو چور نہیں وہ دَرْزی نہیں ہو سکتا" جس دَرْزی کی کپڑا چوری کرنے کی عادت ہوتی ہے اگر آپ اسے پورے ناپ کا کپڑا بھی دیں گے تو وہ اس اَنداز میں کٹنگ کرے گا کہ کچھ نہ کچھ کپڑا بچا لے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: آدھی پنڈلی تک کُرتا پہننا سنّت ہے۔ (ردالمحتار، 9/579، بہار شریعت، 3/409، حصہ:16) اب جو آدھی پنڈلی تک کا کرتا پہنتے ہیں اُنہیں اس کا تجربہ ہو گا کہ وہ دَرْزی کو آدھی پنڈلی تک کُرتے کا ناپ دیتے ہیں مگر کوئی خوش نصیب ہو گا جس کا آدھی پنڈلی تک والا کُرتا بنتا ہو۔ گاہک کو سمجھ نہیں آئے گی، جب جھک کر دیکھے گا تو کُرتا آدھی پنڈلی تک جا رہا ہو گا اور جب سیدھا کھڑا ہو تو دوسرا کوئی بتائے گا کہ آدھی پنڈلی تک ہے یا نہیں۔ اسی طرح ایک بالشت چوڑی آستین کا بولتے ہیں مگر وہ بھی کہاں ہوتی ہے؟ کٹنگ میں کپڑا کم کر دیتے ہیں۔ البتہ ہر دَرْزی ایسا نہیں کرتا، میں عُمومی بات کر رہا ہوں، جو ایسا کرتے ہیں اُنہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ مگر سب دَرْزی ایسا نہیں کرتے، ماشاءَ اللہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بہت سارے دَرْزی ہیں جن سے میرا حسنِ ظنّ ہے کہ وہ صحیح سے کام کرتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/220)

سوال: آپ کون سا عطر پسند کرتے ہیں؟ نیز عطر کی بوتلوں میں سائز کا بڑا مسئلہ ہوتا

www.dawateislami.net

ہے، کبھی تین گرام کی شیشی ملتی ہے کبھی ڈھائی گرام کی آتی ہے، اور Customer (یعنی گاہک) آکر تین گرام عطر مانگتا ہے۔ چونکہ ان شیشیوں میں عطر کی کتنی مقدار آسکتی ہے اس کا صحیح علم ہمیں بھی نہیں ہوتا تو Customer کو یہ بات کیسے سمجھائی جائے یا اس کو صحیح وَزن کس طرح بتایا جائے؟ اس کا کچھ حل ارشاد فرمادیجئے۔

جواب:

دنیا پسند کرتی ہے عطرِ گلاب کو لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

ڈھائی تین ماشے کی شیشیاں یا چور سائز کی شیشیاں آتی ہیں، اس میں واقعی آزمائش ہے کہ دُکان دار کس طرح اس کو پُورے تین ماشے کی کہہ کر بیچے؟ اس کا حل یہ ہے کہ Customer سے وَزن کا ذکر ہی نہ کرے بلکہ کہے کہ یہ شیشی اتنے کی ہے اور وہ شیشی اتنے کی ہے۔ اگر شیشی پر لکھا ہوا ہو کہ یہ تین گرام ہے تو دُکان دار کہہ دے کہ اگرچہ اس پر یہ لکھا ہوا ہے لیکن میں نے ان کا وَزن کرکے دیکھا نہیں ہے۔ یہ اگرچہ مشکل ہوگا کہ عوام کے ساتھ ڈیلنگ آسان کام نہیں ہے، میں بھی کاروباری آدمی ہوں، مجھے معلوم ہے لوگ تنگ کرتے ہیں لیکن یہ سب کرنا پڑے گا وَرنہ تین ماشہ کہہ کر کم والی شیشی دیں گے تو گناہ گار ہو جائیں گے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/243)

سوال: لڑکی کو شادی میں جو مہر کی رَقم ملتی ہے تو وہ اسے کس طرح اِستعمال کرے؟ ایک مرتبہ مَدَنی چینل پر سُنا تھا کہ لڑکی شوہر کو کاروبار کرنے کے لیے وہ رقم دے سکتی ہے۔

جواب: جو مہر عورت کو ملا تو یہ اس کی مالکہ ہے۔ کسی بھی جائز طریقے پر اسے اِستعمال کر سکتی ہے۔ اگر شوہر کو دینا چاہے تو دے سکتی ہے اور پھر اگر واپس نہ لینا چاہے تو مُعاف کرنے

www.dawateislami.net

کا بھی اسے اِختیار ہے۔(درمختار،4/239)(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت،6/65)

سوال: کیا 9،10 محرم کو کاروبار کرنا منع ہے؟ نیز کیا اِن دِنوں میں گھر میں چولہا بھی نہیں جَلا سکتے؟

جواب: یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ محرم میں چولہا بھی جَلا سکتے ہیں اور کاروبار بھی کرسکتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت،6/166)

سوال: دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں ملاوٹ کرنے کے سخت عذابات کے ساتھ ساتھ اِس کے بڑے گناہ ہونے کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے لیکن جب بندہ کاروبار کرتا ہے اور اس کا نفع دیکھتا ہے تو عذابات کو بھول جاتا ہے اور دو پیسے کمانے کی خاطر گھروں میں اِستعمال ہونے والی اَشیا جیسے آٹا، دال، چاول اور گھی وغیرہ میں بعض اوقات صحت کو نقصان پہنچانے والی چیزیں ملا کر بیچ دیتا ہے، اسے یہ اِحساس نہیں ہوتا کہ ملاوٹ والی چیزیں کھا کر لوگوں کی صحت خراب ہو گی۔ بعض بچے اپاہج و محتاج ہو جائیں گے، کوئی آنکھوں اور کوئی گُردوں کے اَمراض کا شکار ہو گا۔ جو لوگ اِس طرح مال کی محبت میں اپنی دُنیا و آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کا اس گناہ سے بچنے کا آخر ذہن کیوں نہیں بنتا؟

جواب: یہ ایک طویل Topic (موضوع) ہے اور یہ بہت پریشان کُن بات ہے کہ ہر چیز میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ پانی میں بھی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ اب ایسے حالات میں آدمی کیا کر سکتا ہے؟ یہ مسئلہ ذہن نشین کر لیجئے کہ اگر بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو پتا ہے کہ یہ مال ملاوٹ والا ہے اور اس میں اتنی ملاوٹ ہے، اِس کے باوجود گاہک خوشی سے خرید رہا ہے تو گناہ نہیں لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ ہر آدمی خالص چیز تلاش کرتا ہے اور یہ

پسند کرتا ہے کہ خالص چیز ملے لیکن ملتی نہیں۔ اگر ہم مُبالغہ کریں تو تقریباً 99.99 فیصد چیزوں میں ملاوٹ ہو رہی ہے، کس کس چیز کا تذکرہ کیا جائے۔ سُنا ہے کہ دودھ کے ڈبوں میں بھی دودھ کے بجائے Whitener Liquid (یعنی مائع کو سفید بنانے والی شے) ہوتی ہے اور لکھا ہوتا ہے کہ یہ دودھ نہیں ہے پھر بھی لوگ اس کی چائے بنا کر پی رہے ہوتے ہیں یا اسے دودھ کے طور پر اِستعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر واقعی ڈبے میں دودھ نہیں اور یہ لکھ بھی دیا ہے نیز جو کچھ ڈبے میں ہے وہ بھی دُرُست لکھ دیا ہے تو اب بنانے والا گرفت سے بچ جائے گا۔ آج کل تقریباً مرچ مَسالے اور دودھ وغیرہ میں ملاوٹ ہوتی ہے، دودھ میں پانی ملا ہوتا ہے۔ دودھ میں گائے، بھینس اور بکری تینوں کا دودھ مکس ہوتا ہے مگر پاکستان میں لوگ گائے کا دودھ زیادہ پسند نہیں کرتے، حالانکہ گائے کے گھی اور دودھ میں شِفا ہونے کے متعلق میں نے پڑھا ہے۔ (مستدرک، 5/ 575، حدیث: 8274) اِس کے باوجود ہمارے یہاں لوگ گائے کا دودھ زیادہ اِستعمال نہیں کرتے۔ بیرونِ ممالک میں دودھ کے ڈبوں پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ گائے کا دودھ ہے اور لوگ اسے اِستعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دودھ میں گائے، بھینس اور بکری تینوں جانوروں کا دودھ مکس ہے اور گاہک کو پتا ہے پھر تو صحیح ہے۔ اگر پتا نہیں ہے تو پھر یہ ایک طرح سے دھوکا ہو جائے گا کیونکہ گاہک اسے بھینس کا دودھ سمجھ کر لے رہا ہے، بھینس کا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اس لئے ہمارے یہاں اسے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ آٹا وغیرہ ملا کر بھی دودھ گاڑھا کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک ایسا کرنے والوں کو ہدایت اور توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

کالی مرچوں میں پیپتے کے بیج سکھا کر ڈال دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہ بھی کالے رنگ

www.dawateislami.net

کے ہوتے ہیں اس لئے پتا نہیں چلتا۔ ہوٹلوں کی اِستعمال شدہ چائے کی پتی اور بُھنے ہوئے چنوں کے چھلکوں کو کلر کر کے بعض لوگ چائے کی پتی میں مکس کر دیتے ہوں گے، اَلغرض یہ سب کام ہو رہے ہوتے ہیں۔ گرم مسالے کے ڈبوں میں بھی نجانے کیا کیا ملا ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو مسالے کے ڈبے خریدنے کے بجائے بازار سے کھلے مسالے لیں اگرچہ خالص یہ بھی نہیں ملیں گے مگر کچھ بہتر ہوں گے۔ البتہ گرم مسالے کے پیکٹ بنانے والے سب ملاوٹ کرتے ہوں یہ ضَروری نہیں۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً ملاوٹ والا پیکٹ 25 روپے کا ملتا ہے جبکہ خالص پیکٹ پر 50 روپے خرچہ آتا ہے اب اسے کم از کم 60 روپے کا بیچنا ہو گا، اب 25 روپے والے ناقص (خراب) گرم مسالے والے پیکٹ کے مقابلے میں خالص پیکٹ کو 60 روپے میں کون لے گا؟ یہی وجہ ہے کہ خالص چیز فروخت کرنے والے کے بارے میں لوگ بولتے ہیں کہ یہ لوٹتا ہے اگرچہ وہ لاکھ قسمیں کھا کر یقین دِلائے کہ یہ خالص ہے مگر کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔

حلال ذَرائع سے رِزق کمانا چاہیے

اگر کوئی یہ کہے کہ بازار میں کاروبار کرنے کے لئے ملاوٹ والا مال فروخت کرنا (بیچنا) مجبوری ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کام ہی نہ کرے جس میں ملاوٹ کرنا اور دھوکا دینا ہو۔ حلال روزی کمانے کے اور بھی بہت سے ذَرائع ہیں انہیں اِختیار کر کے حلال روزی کمائے۔ عام طور پر لوگوں کو کھانے میں عمدہ سے عمدہ ڈشیں دَرکار (چاہئے) ہوتی ہیں، پھر اپنی اِن خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حرام ذَرائع سے مال کمانے کے گناہ میں جا پڑتے ہیں۔ بہرحال جو لوگ ملاوٹ سے باز نہیں آتے انہیں چاہیے کہ وہ ”ورزش شروع کر دیں تاکہ عذاب بَرداشت کر سکیں۔“

چوٹ کرنے کے لئے یہ جملہ میں نے کہا ہے، ورنہ دُنیا میں نہ کوئی ایسی ایکسر سائز ہے اور نہ کوئی ایسا کیمیکل کہ جس سے بندہ جہنم کا عذاب بَرداشت کر سکے یا اس سے بچ سکے۔ اگر کوئی نَعُوْذُ بِاللّٰہ یہ کہے کہ میں عذابِ جہنم برداشت کر لوں گا تو ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ، 14/654) کیونکہ اس نے اللہ پاک کے عذاب کو ہلکا جانا ہے۔ یاد رکھیے! جہنم کی آگ اللہ پاک کی رحمت کے پانی اور سچی توبہ سے ہی بجھے گی، خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو ہی عذابِ اِلٰہی سے بچائیں گے، ورنہ اپنی عقل اور ہوشیاری سب یہیں رہ جائے گی اور ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہیں جائے گا۔ اللہ کریم ہمیں تھوڑی روزی پر قناعت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم

دھوکے اور ملاوٹ کے ذریعے حاصل کیا ہوا مال ہاتھ سے نکل جاتا ہے

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ملاوٹ اور دھوکے سے حاصل کیا ہوا مال چلا بھی تو جاتا ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص دودھ میں پانی ملاتا تھا، ایک دِن سیلاب آیا اور اس کے سارے جانور بہا کر لے گیا۔ کسی نے اس شخص سے کہا کہ یہ وہی پانی ہے جسے تم دودھ میں ملاتے تھے۔ آج وہی پانی سیلاب بن کر آیا اور تمہارا سارا مال لے گیا۔(احیاء العلوم، 2/97) جو پیسہ غلط جگہ سے آتا ہے تو وہ غلط جگہ ڈاکوؤں وغیرہ کے پاس چلا جاتا ہے۔ کاروبار میں دھوکا دینے والوں کے لئے سخت وعیدات ہیں چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور اس پر گاہک کو خبر دار نہ کرے تو ایسا شخص اللہ پاک کی ناراضی میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔(ابن ماجہ، 3/59، حدیث:2247) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ

www.dawateislami.net

بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اُس کا خلاف نہ کریں، جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت یعنی برائی نہ کریں، جب اپنی چیز بیچیں تو اُس کی تعریف میں مُبالغہ نہ کریں، اُن پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ کریں اور جب اُن کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔ (شعب الایمان،4/221، حدیث:4854) اللہ پاک ہمیں حلال روزی کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،6/438)

سوال: ایک اِسلامی بھائی کا بھینسوں کا کاروبار ہے، ان کے ذہن میں کسی نے یہ بات بٹھا دی ہے کہ ”جب بھی آپ اپنا کاروبار بڑھائیں گے آپ کے اوپر جادو ہو جائے گا اور آپ کو کچھ نہ کچھ نقصان ہو گا!“ اس طرح کی کیفیت میں بندہ کیا کرے اور اس کا اعتماد کیسے بحال ہو؟

جواب: ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ پاک پر بھروسا کرے، اللہ پاک جو چاہے گا وہی ہو گا۔ اگر وہ شخص کسی کا مُرید ہے تو اپنے پیر و مرشد کے شجرے کے اوراد پابندی سے پڑھے اور تعویذ پہن لے، اِن شاءَ اللہ بہت زیادہ فائدہ ہو گا، اثرات وغیرہ بھی چلے جائیں گے۔

مُدَّعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،7/194)

سوال: بعض لوگ اپنے کپڑے دھوبی کے پاس بھول جاتے ہیں اور طویل عرصہ گزر جاتا ہے، اِس صورت میں دھوبی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دھوبی کو چاہیے کہ وہ اپنے گاہکوں کے موبائل نمبرز اور ان کا ایڈریس لے لیا کرے، پھر گاہک کے نہ آنے کی صورت میں اسی ایڈریس پر اپنے پاس کام کرنے والے کو کپڑے دے کر بھیج دے۔ کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں پر دھوبی خود گھر سے کپڑے لے

www.dawateislami.net

جاتا ہے اور دھلنے کے بعد خود دے بھی جاتا ہے، اس میں کسی گاہک کے بھولنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ Laundry کا کاروبار ہوتا ہے اور اِس میں کام کرنے والے لوگ بھی آس پاس کے ہوتے ہیں۔ اگر بالفرض کوئی گاہک اپنے کپڑے بھول بھی گیا ہے تو اس کے گھر میں کوئی کپڑے پہنچا ہی دے گا، یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ اگر دھوبی غفلت کر جائے تو وہ الگ بات ہے، مگر دھوبی کو غفلت کرنی نہیں چاہیے۔ گاہک کے کپڑے بھولنے سے وہ مالِ غنیمت نہیں ہو جائیں گے کہ ان پر قبضہ کر لیا جائے، ان کو اپنے پاس محفوظ رکھنا ہو گا۔ عموماً Laundry والوں کے گنتی کے ہی گاہک ہوتے ہیں، روز بروز نئے گاہک نہیں آتے ہوں گے۔ کاغذ پر نام لکھ کر دیوار پر لگا دے تاکہ اگر کوئی اپنے کپڑے بھول بھی گیا ہو تو کاغذ دیکھ کر اسے یاد آ جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 204/7)

سوال: پانی کا کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 45/2)

نوٹ: صفحہ 4 پر موجود سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت نے قائم کیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

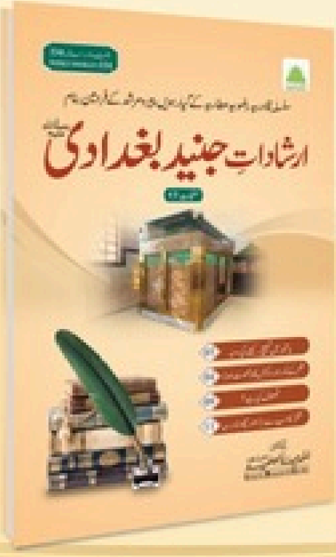

978-969-722-569-9
01082452

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

DAWAT-E-ISLAMI